مقامِ حسنین کریمین علیہما السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں

﴿اصحابِ ثلاثہ (سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم) تعظیم کرتے تھے﴾

"كان الصديق يكرمه و يعظمه و كذالك عمر و عثمان"

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اسی طرح سیدنا عمرِ فاروق اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما بھی ان کی تعظیم بجالاتے تھے۔

(البدایہ والنھایہ ج8ص218)

﴿سیدنا ابوہریرہ قدموں سے گردو غبار صاف کرتے ہیں﴾

ابوالمھزم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔ کہ ہم کسی جنازہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ واپسی میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ تھک گئے۔ ذرا ستانے کے لیے بیٹھے تو۔۔۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے قدموں پر پڑی ہوئی گردو غبار کو اپنی چادر سے صاف کرنے لگے۔ تو حضرت حسین

ﷺ نے فرمایا۔ کہ ابوہریرہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ (ایسا نہ کیجئے)
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ، روکیے مت مجھے پاؤں صاف کرنے دیجئے۔ آپ کی وہ عظمت جو مجھے معلوم ہے۔ اگر دوسرے لوگوں کو معلوم ہو جائے تو آپ کو اپنے کندھوں پر سوار کر لیں۔

(تاریخ دمشق ج7 ص128)

﴿حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب بھی سیدنا حسین علیہ السلام کو دیکھتے اشکبار ہو جاتے﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ما رایت الحسین بن علی الا فاضت عینی دموعا وذاك ان رسول اللہ ﷺ خرج یوما فوجدنی فی المسجد فاخذ بیدی واتکا علی فانطلقت معه حتی جاء سوق بنی قینقاع قال وما کلمنی فطاف و نظر ثم رجع ورجعت معه فجلس فی المسجد وقال لی ادع لی لکاع فاتی حسین یشتد حتی وقع فی حجره ثم ادخل یده فی لحیة رسول اللہ ﷺ فجعل رسول اللہ ﷺ

یفتح فم الحسین فیدخل فاہ فی فیہ ویقول اللھم انی احبہ فاحبہ"

میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو جب بھی دیکھا، میری آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے۔ میں مسجد میں موجود تھا۔ مجھے دیکھا تو میرا ہاتھ پکڑا، چلنے لگے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتا رہا۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی قینقاع کے بازار کی طرف جا نکلے۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بات نہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بازار کا چکر لگایا اور اچھی طرح دیکھا، پھر آپ واپس لوٹے، میں بھی واپس لوٹا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھ گئے اور مجھے کہا۔

"ادع لی لکاع "

ننھے کو بلا کر لاؤ۔ پھر حسین رضی اللہ عنہ بھاگتے ہوئے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں بیٹھ گئے اور اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی

مبارک پر رکھا۔ تو رسولِ کریم ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ کا منہ کھولا پھر اپنا منہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے منہ پہ رکھا اور فرمایا

"اللهم انى احبه فاحبه"

اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھنا۔

(مستدرک الحاکم ج3 ص144 حدیث نمبر 4886)

﴿سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سواری کی رقاب تھامتے ہیں﴾

مدرک بن ابی زیاد کا بیان ہے۔ کہ ہم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے باغ میں تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہم تشریف لائے۔ پھر جب جانے کے لیے اٹھے،

"ثم قدمت دابة الحسن، فأمسك له ابن عباس بالركاب وسوى عليه"

حسن کی سواری لائی گئی تو ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے آگے بڑھ کر سواری کی رکاب تھام کر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو سوار کروایا

ثم جيء بدابة الحسين فأمسك له ابن عباس بالركاب وسوى عليه.

پھر جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سواری لائی گئی۔ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سواری کی رکاب تھام کر انھیں سوار کروایا۔

فلما مضيا قلت: أنت أكبر منهما تمسك لهما وتسوي عليهما ؟

جب حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں چلے گئے تو میں نے ان سے کہا ، کہ آپ انکی سواریوں کی رکاب تھام کر انھیں سوار کرواتے ہیں۔ حالانکہ آپ ان سے عمر میں بڑے ہیں

فقال: يالكع، أتدري من هذان ؟ هذان ابنا رسول الله صلى الله عليه وسلم، أوليس هذا مما أنعم الله علي به أن أمسك لهما وأسوي عليهما ؟.

تو انھوں نے فرمایا۔ارے نادان تجھے کیا معلوم نہیں ؟ کہ یہ دونوں کون ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ہیں۔ کیا میرے اوپر اللہ کا یہ احسان نہیں کہ میں نے ان کی سواریوں کی رکاب تھام کر انھیں سوار کروایا ہے؟

(مختصر تاریخ دمشق ج2ص401)

﴿عظمتِ امام حسین ائمہ کرام ومحدثینِ عظام رحمۃ اللہ علیہم کی نظر میں﴾

ابو نعیم الاصبھانی رحمۃ اللہ علیہ

"أبو عبد الله الحسين بن علي بن أبي طالب ريحانة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وشبيهه، أذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في أذنه حين ولد، سيد شباب أهل الجنة، خامس أهل الكساء، وابن سيدة النساء، أبوه الذائد عن الحوض، وعمه ذوالجناحين، غذته أكف النبوة، ونشأ في حجر الإسلام، أرضعته ثدي الإيمان، وكان يشبه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنقه إلى كعبه خلقا ولونا، وسماه حسينا"

کہ آپ رضی اللہ عنہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھول اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کان میں خود اذان کہی۔ جوانانِ بہشت کے سردار ہیں۔

اہلِ کسا میں پانچویں ہیں۔ سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے چچا ذوالجناحین (دو پروں والے) ہیں۔ دستِ نبوت سے غذا حاصل کی اسلام کی گود میں پرورش پائی۔ شِیرِ ایمان سے سیراب ہوئے۔ رنگ اور بناوٹ کے لحاظ سے گردن سے لیکر ٹخنوں تک رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود حسین نام رکھا۔

(معرفۃ الصحابہ ج1ص63)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

"الحسین الشھید ابو عبداللہ بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب الامام الشریف الکامل سبط رسول اللہ وریحانۃ من الدنیا و محبوبہ ابو عبداللہ الحسین امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب"

الحسین شہید ابو عبداللہ پیشوا (اخلاق و کردار اور علم و عمل) میں کامل، رسول اللہ ﷺ کے نواسے، نبی ﷺ کی زندگی کی بہار اور آپ ﷺ کے محبوب

(سیر اعلام النبلاء ج3 ص380)

صلاح الدین خلیل صفدی رحمۃ اللہ علیہ

"الحسین بن علی بن ابی طالب ریحانة رسول اللہ ﷺ و ابن ابنة فاطمة الزھرة واحد سیدا شباب اھل الجنة ھو و اخوہ و ابوہ اھل البیت الذین اذھب اللہ عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا"

الحسین بن علی بن ابی طالب رسولِ خدا ﷺ کی زندگی کی بہار، آپ ﷺ کی لختِ جگر فاطمہ کے فرزند، نوجوانانِ بہشت کے دو سرداروں میں سے ایک ہیں۔ آپ اور آپکے برادر اور والد محترم اس گھرانے سے ہیں جن

سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھا ہے۔ اور اس طرح پاک صاف رکھا جس طرح پاک صاف رکھنے کا حق ہے۔

علامہ ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ

نبی ﷺ کی زندگی کی بہار، سینے سے لیکر پاؤں تک نبی ﷺ کی تصویر، جب ولادت ہوئی تو نبی ﷺ نے کان میں اذان کہی۔ جوانانِ جنت کے سردار اہلِ کسا (چادرِ تطہیر) والوں میں سے پانچویں ہیں۔ آپکی والدہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(اسد الغابہ ج1ص363)

امام ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ

"السبط الشهيد بكربلاء ابن بنت رسول الله فاطمة الزهراء و ريحانته من الدنيا السيد الكبير فليس على وجه الارض يومئذ احد يساميه ولايساويه"

نواسۂ رسول ﷺ شہید کربلا، رسول کائنات ﷺ کی لختِ جگر فاطمۃ الزہراہ کے فرزند دنیا میں آپ ﷺ کے خوشنما پھول، سیدِ کبیر تھے۔آپ کے دور میں روئے زمین پر کوئی شخص ایسانہ تھاجوآپ رضی اللہ عنہ کامقابلہ کرسکتا۔ اور نہ ہی آپ کی برابری۔

علامہ ابنِ منظور افریقی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ:

"سبط رسول الله ﷺ و ريحانته من الدنيا"

سبطِ پیغمبرِ خدا ﷺ اور آپ ﷺ کی دنیا کی بہار۔

(تاریخِ دمشق 431)